دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524
برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 31866

الاستفتاء:-

کیا فرماتے ہیں حضرات مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ دو آدمی ملکر کاروبار کرتے رہے۔ اور کچھ سالوں کے بعد وہ کاروبار کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت ان کے پاس ۳ دکان ہیں۔ جن میں سے ہر ایک دکان کی ویلیو کم زیادہ ہے۔ ان میں سے ایک فریق کم ویلیو والی دکان رکھتا ہے۔ اور زیادہ ویلیو والی دکان دوسرے فریق کو دیتا ہے۔ اور اس کے علاوہ مال کی ویلیو کی کمی کی وجہ سے کچھ رقم کا تقاضہ کرتا ہے۔ جو کہ مارکیٹ میں رائج ہے۔ جس کو بازار کی زبان میں اڈے کی ویلیو کہتے ہیں۔ کیا یہ رقم لینا شرعاً جائز ہے۔ شریعت و سنت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

السائل بلال فاروق: جھنگ

الجواب بتوفیق ملہم الصواب

مشترکہ أشیاء کی تقسیم میں برابری ممکن نہ ہو تو قیمت لگا کر لین دین کرکے أشیاء کو تقسیم کیا جائیگا

والدلیل علی ذلک

فی الشامیۃ ۲۶۲/۶

یقسم کل من الدور أو الدار والضیعۃ وھی
عرصۃ غیر مبنیۃ أو الدار والحانوت وھو الدکان
قسمۃ فرد فتقسم العرصۃ بالذراع والبناء
بالقیمۃ قہستانی لا قسمۃ جمع بان یجمع حصۃ
بعضھم فی الدار مثلاً وحصۃ الآخر فی غیرھا
لأنھا أجناس مختلفۃ

وفی الھندیۃ ۲۰۵/۵

داراً بین جماعۃ أرادوا قسمتھا وفی أحد الجانبین
فضل بناء فأراد أحد الشرکاء أن یکون عوض البناء

// // //

Scanned with CamScanner

الدراهم وأراد الآخر ان يكون عوضه من الارض فانه يجعل
عوضه من الارض ولا يكلف الذي وقع البناء في نصيبه ان
يرد بازاء البناء من الدراهم الا اذا تعذر فحينئذٍ للقاضي ذلك
وإذا كان أرض وبناء فعن ابي يوسف رحمه الله تعالى أنه
يقسم كل ذلك باعتبار القيمة

والله اعلم بالصواب
كتبه
محمد هارون ذريه اسماعيل خان
از دار الافتاء دار العلوم كبير والا.
١٠ جمادى الثاني ١٤٤٢ھ

الجواب صواب
[illegible]
١٠/٦/١٤٤٢ھ